نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ | نمبر ۳۸ | مورخہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۵ھ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ گلے میں درد کی چند روز سے شکایت ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رخصت پر دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔

۶ نومبر کو آنریبل خان بہادر جناب چودہری شہاب الدین صاحب پریذیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل پنجاب جدید انتخاب کونسل کے تعلق میں قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مہمان رہے۔ آپ نے رات بھی یہاں ہی قیام فرمایا۔ ۷ نومبر صبح کو واپس تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ چودہری علی اکبر صاحب سب رجسٹرار گورداسپور بھی تشریف لائے تھے۔

اسی سلسلہ میں شیخ مختار احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء بٹالہ اور شیخ عبد الرحیم صاحب وکیل امرتسر بھی تشریف لائے۔

۷ نومبر کو مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل لاہور جو خود تو احمدی نہیں ہیں۔ مگر ایک نہایت مخلص احمدی ڈاکٹر نور خان صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ہیں۔ اپنے انتخاب کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ اور اسی روز بعد نماز ظہر واپس تشریف لے گئے۔

۷ نومبر کی سہ پہر کو خان محمد جمشید خان صاحب پسر آنریبل نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب رئیس لاہور و چودہری فتح محمد صاحب ایم اے کانسٹیچوئنسی لاہور تشریف لائے۔ اور حضرت کی ملاقات کے بعد اسی روز قبل شام واپس تشریف لے گئے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور خارجیہ سٹلمنٹ محمود آباد تشریف لے گئے ہیں۔ کیونکہ گورنر صاحب پنجاب سٹلمنٹ کا معائنہ فرمانے والے ہیں۔

سالانہ جلسہ کے لئے متعدد اصحاب وصولی چندہ کا کام سرگرمی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ بیرونی اصحاب بھی خاص طور پر کوشش کر رہے ہونگے۔ کیونکہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور کام ابھی بہت باقی ہے۔

اس اخبار میں صفحہ ۳ و ۴ نہیں چھپے۔ احباب مطلع رہیں۔

بھاگلپور میں تبلیغ احمدیت

(تار بنام الفضل)

جناب مولوی علی احمد صاحب ایم اے سکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:-

سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ بھاگلپور ۵-۶ نومبر ۱۹۲۶ء منعقد ہوا مبلغ صاحبان پانچ تاریخ صبح پہنچ گئے۔ رات کو جناب نیر صاحب نے بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر دیا۔ سامعین میں مرد اور عورتیں بکثرت شامل تھیں، عورتوں کے لئے پردے کا انتظام باقاعدہ کیا گیا تھا ۶ نومبر کی رات کو مولوی غلام احمد صاحب نے اُردو میں اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیا۔ بعدازاں نیر صاحب نے انگریزی میں بذریعہ میجک لینٹرن "پہلا اسلامی مشن مغربی افریقہ میں" پر لیکچر دیا۔ پھر انجمن کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔ سامعین تعداد میں پانسو سے کم نہ تھے۔ جن میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ لیکچر بڑے امن اور آرام سے سُنے گئے جن کا بہت اچھا اثر ہُوا۔

جماعت احمدیہ بھدرک کا سالانہ جلسہ

نہایت خیروخوبی کے ساتھ اکتوبر کی ۳۰ و ۳۱ تاریخ کو جلسہ ہوا۔ جماعت کے نوجوانوں نے بڑی مستعدی سے جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا۔ وفد تبلیغ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی غلام صاحب مجاہد مع مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ اُڑیسہ اور دیگر برادران کٹک و سونگھڑہ کے کٹک سے بھدرک پہنچے۔ جماعت کے بعض لوگ وفد کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ جلسہ دو بجے دن کے شروع ہوا۔ مخالفوں نے ہمارے خلاف پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کو اُکسایا کہ احمدیوں کا جلسہ نہ ہونے پائے اور لوگوں میں وعظ کیا گیا۔ کہ جو شخص احمدیوں کے جلسہ میں شامل ہوگا۔ وہ کافر اور بے دین ہو جائے گا [illegible] اگر کہ احمدیوں کے جلسے میں اگر غیر احمدی [illegible] مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت [illegible] مجسٹریٹ صاحب نے امن کے لئے موجود [illegible] سب انسپکٹر اور انسپکٹر پولیس اپنے [illegible] [illegible] کے ساتھ جلسہ شروع [illegible] سنیچر کے دن دو بجے تلاوت [illegible] کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

پڑھی گئی۔ اس کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ نے لیکچر دیا مولوی صاحب نے نہایت مفصل طور پر انسان کو مذہب اور نبی کی ضرورت قرآن کریم اور عقل صحیح سے ثابت کی۔ مولوی غلام احمد صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر مدلل تقریریں کیں۔ ہندو اور مسلمان (احمدی اور چند غیر احمدی) موجود تھے۔ ہر دو مولوی صاحبان کی تقریریں نہایت مدلل اور دلچسپ تھیں۔

شام کے ۶½ بجے میجک لینٹرن کے ذریعہ نیر صاحب نے وہ دلچسپ لیکچر شروع کیا۔ جس کے لئے سامعین منتظر تھے۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

مخالفوں نے بڑی کوشش کے بعد کٹک سے ایک مولوی صاحب کو مباحثہ کے لئے بلا بھیجا تھا۔ آخر اتوار کے دن ۹ بجے سے گیارہ بجے تک مباحثہ ہوا۔ مخالفین جن کو ہمارے جلسے میں شامل ہونے کے لئے منع کیا گیا تھا۔ اس طرح آ گئے۔ دو گھنٹے مباحثہ ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور شہادت القرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بخاری کا حوالہ دیا ہے اس کے متعلق بحث تھی۔ مولوی غلام احمد صاحب جواب دیتے تھے۔ سامعین میں جو دانا تھے۔ وہ سمجھ گئے کہ مخالف مولوی کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ مخالفین اور دیگر سامعین نے ایک زبان ہو کر اقرار کیا۔ کہ مخالف مولوی کوئی معقول جواب نہیں دے سکا گیارہ بجے جلسہ برخواست ہوا۔ پھر دو بجے جلسہ شروع ہوا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب مبلغ نے ضرورت نبوت پر ایک گھنٹے تک تقریر کی۔ پھر نیر صاحب نے گناہ سے کس طرح نجات ہو سکتی ہے پر انگریزی میں لیکچر دیا۔ بعد نماز عصر مولوی غلام احمد صاحب نے اپنی تقریر صداقت مسیح موعودؑ اور اجراء نبوت پر شروع کی حاضرین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بعد نماز مغرب میجک لینٹرن کا لیکچر ہوا۔ اس وقت ہمارا جلسہ گاہ پُر ہو گیا۔ تاہم سامعین کھڑے ہو کر دیکھتے رہے۔ [illegible] مخالفوں نے ہمارے جلسہ گاہ میں آنے سے لوگوں کو روکنے کے لئے اپنا جلسہ قائم کر رکھا تھا۔ مگر لوگ جوق در جوق جلسہ میں شامل [illegible] گئے۔

خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ اور چار اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور بہت سے لوگ قریب ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

[illegible] محمد محسن احمدی عفا اللہ عنہ۔ بھدرک

۱۲

پمفلٹ نمبر ۱ [illegible] (اشتہار) [illegible]

مَیں اپنے ان احباب کو جنھوں نے ہمیشہ میری آواز پر لبیک کہی ہے۔ اس تحریر کے ذریعہ ایک ضروری امر پر توجہ دلاتا ہوں۔ مَیں جذبات آفرین الفاظ اور فقروں سے انہیں توجہ دلانا نہیں چاہتا بلکہ نہایت صاف اور سادے الفاظ میں ایک حقیقت کا اظہار چاہتا ہوں۔ لنڈن مسجد خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشان کی ایک ابدی یادگار رہے گی۔ اس مسجد کو جو قبولیت ہوگی۔ وہ آنیوالی نسلیں نہایت صفائی سے دیکھیں گی۔ مگر ہم بھی ان برکات کو چشم بصیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ مَیں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اب تک جو کچھ مسجد کے متعلق یہاں کے اخبارات میں نکل چکا ہے۔ اس کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ اور یہ کوئی سو صفحات کی کتاب ہوگی۔ جس پر کم از کم اڑھائی سو پونڈ خرچ ہوگا۔ اور پانچ روپیہ سے کم قیمت نہ ہو سکیگی۔ اس لئے اگر ایک ہزار درخواستیں خریداری کی ہو جائیں۔ تو مَیں اس کو چھپوا دوں۔ اگر سو دوست یا سو انجمنیں اس کے لئے تہیہ کر لیں۔ تو یہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ اگر وہ دس دس جلدیں خرید لیں۔ پانسو درخواستوں کے آنے پر مسودہ مطبع کو دیدیا جائے۔ تمام درخواستیں دفتر الحکم قادیان میں بھیجدی جائیں۔ یاد رکھو۔ کہ یہ بہت بڑی یادگار ہوگی۔ اور کوئی گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ مَیں اس کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھتا۔ اُمید ہے وہ قوم جس نے اس مسجد کو بنایا ہے۔ اس کے متعلق تمام واقفیت کو اپنے ہاں رکھنا اپنا فرض سمجھیگی۔ یہ گویا مسجد کی ایک تاریخ ہوگی۔ اور عرفانی کی خوش قسمتی ہے کہ وہ یہاں موجود ہے۔ اور اس کو جمع کر سکتا ہے۔ ونعم الحمد۔ عرفانی از لندن

موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ،

جو احباب اپنے روپیہ کو کسی محفوظ تجارت میں لگا کر فائدہ اُٹھانا چاہتے ہوں۔ وہ ناظر تجارت سے مفید مشورہ حاصل کر سکتے ہیں ؛

ناظر تجارت و صنعت۔ قادیان

مسجد نمبر

الفضل نمبر ۳۶ و ۳۷

نمبر ۳۶ میں مفصل روئداد افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن [illegible] سے انگریزی اخبارات کی آراء کا ترجمہ ہے۔ اور نمبر ۳۷ میں۔ احمدیہ مسجد لنڈن کی تصویر۔ شیخ عبدالقادر صاحب و مہاراجہ صاحب بردوان کی تقریریں اور کئی انگریزی اخبارات کی آراء کا ترجمہ ہے۔ دو دو نمبر منگوا کر تقسیم کریں۔ محصولڈاک معاف۔ قیمت ۲ر فی ہر دو نمبر ؛

ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ آنے چاہئیں ؛

(مینیجر الفضل قادیان)

انگریزوں میں اشاعت اسلام کی ضرورت

ولایت کے اخبارات مختلف امور کے متعلق پبلک کے خیالات اور جذبات معلوم کرنے کے لئے کئی قسم کے سوالات شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے جو جواب موصول ہوتے ہیں ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ عوام کا رجحان کس طرف ہے۔ حال ہی میں ولایت کے ممتاز ہفتہ وار جریدہ "نیشن اینڈ ایتھینیم" اور مشہور روزنامہ "ڈیلی نیوز" لندن نے کچھ دن ہوئے اپنے ناظرین کے مذہبی خیالات و عقائد دریافت کرنے کی کوشش کی۔ اور کچھ سوالات اپنے پرچوں میں درج کرکے ان کے جوابات عام ناظرین سے مانگے۔ اس تحقیقات کے دو مختلف نتائج ظاہر ہوئے۔ "ایتھینیم" چونکہ اسی نام کی مشہور علمی انجمن کا آرگن ہے اور اس کے ناظرین عموماً طبقہ علماء سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا ان میں سے اکثر نے ان سوالوں کے جوابات میں یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ وہ حضرت مسیح کو خدا نہیں سمجھتے۔ لیکن ان کے مواعظ حسنہ کی اخلاقی اور عقلی خوبیوں کے ضرور معترف ہیں۔ برخلاف ازیں اخبار "ڈیلی نیوز" کے ناظرین چونکہ عموماً کاروباری طبقہ اوسط کے لوگ ہیں۔ جن کو فکر معاش اور لہو و لعب سے مذہبی امور پر غور کرنے کی بہت کم فرصت ملتی ہے اور وہ صرف اسلاف کی مراسم کو نباہنا کافی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے اکثر نے سوالات کے جواب میں ظاہر کیا کہ وہ الوہیت مسیح کے قائل ہیں۔ اس امر کا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر ہمدم ۱۰؍ اکتوبر لکھتا ہے:۔

"نیشن ایتھینیم" کے اکثر ناظرین کی مذہبی حالت مسلمانوں کے لئے خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ کیونکہ ان کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ کا روشن دماغ اور دانشمند طبقہ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت وہی خیال رکھتا ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی یہ طبقہ مذہب عیسوی کی بجائے اسلام سے قریب تر ہے۔ اور خدائے واحدہ لاشریک لہٗ نے ان میں ایسی ذہنیت پیدا کر دی ہے۔ کہ اگر اسلام کو حقیقی صورت میں ان کے روبرو پیش کیا جائے۔ تو ان کے ایمان لے آنے کی قوی امید ہے۔ اور جب علمی طبقہ کے ارکان اسلام کی حقانیت کے معترف ہو جائیں گے۔ تو دیگر طبقوں پر بھی اس کا اثر ضرور پڑے گا۔ اور کیا عجب ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دوہرائے اور ترکوں کے معاملہ میں اسلام کا جو زبردست کرشمہ سات سو برس پہلے ظاہر ہوا تھا وہ انگریزی قوم کے متعلق دوبارہ ظاہر ہو۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مسلمان برطانیہ کے روشن دماغ طبقہ میں موزوں طریقہ سے اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور انگلستان کے اسلامی مشنوں کو تقویت و امداد پہونچائیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ برطانیہ کا روشن دماغ طبقہ مذہبی عقائد کے لحاظ سے عیسائیت سے ہٹ کر اسلام کی طرف آرہا ہے۔ اور اس میں بہت بڑا حصہ احمدیہ مشن لندن کی ان مساعی کا ہے۔ جو اس کی طرف سے سالہا سال سے تبلیغ اسلام کے متعلق لندن میں جاری ہیں۔ اور اب اسی غرض کے لئے وہاں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ لیکن مسلمان ان نتائج کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے جو معاصر ہمدم نے مختصر الفاظ میں بیان کئے ہیں نہ صرف احمدیہ مشن لندن کی امداد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے خلاف ہر قسم کی ناجائز سعی کرنے سے بھی نہیں شرماتے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانان ہندوستان کا روشن دماغ اور دانشمند طبقہ اس طرف توجہ کرے اور تنگدل و کوتہ اندیش مسلمانوں کو ان کوششوں میں رخنہ اندازی سے باز رکھے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے یورپ اور دیگر ممالک میں کی جا رہی ہیں۔

ایک باپ کا اعلان بیٹے کے خلاف

وہ مولوی صاحبان جو احمدیت کی مخالفت میں خاص طور پر حصہ لیتے ہیں۔ خود بدزبانی کرتے اور عوام کو اشتعال دلا کر فتنہ و فساد پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان کی اندرونی حالت اس درجہ شرمناک ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی ذریعہ وہ ذرا سی بھی ظاہر ہو جائے تو ہر شخص ان مدعیان علم و فضل کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جائے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھانوی ایک ایسے شخص ہیں۔ جو متعدد بار احمدیت کی مخالفت میں کھڑے ہو چکے اور خاص لدھیانہ میں شرمناک حرکات کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ حال میں ان کے والد صاحب نے ان کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اس سے ان کی حالت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے لئے جنوب مشرقی شہری حلقہ کی طرف سے رانا فیروز الدین صاحب اور خواجہ محمد یوسف صاحب لدھانوی میں مقابلہ ہے جس میں مولوی حبیب الرحمن صاحب رانا صاحب کے حامی ہیں اور ان کے والد مولوی محمد زکریا صاحب خواجہ محمد یوسف صاحب کی تائید میں ہیں۔ مولوی صاحب نے ۳۰؍ اکتوبر کے اخبار "انیس" میں اپنے فرزند جلیل کے خلاف ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس کے چند فقرات حسب ذیل ہیں:۔

"میں برادران اسلام کو صاف اور کھلے الفاظ میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حبیب الرحمن آپ لوگوں کے سامنے مجلس خلافت کی ٹٹی کی آڑ میں اپنی ذاتی اغراض و مقاصد کا شکار کھیل رہا ہے۔ وہ خلافت کے عزو وقار کے لئے سرگرم عمل نہیں۔ بلکہ جوش انتقام میں مخالفانہ پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ حبیب الرحمن اول درجہ کا گستاخ، مغرور، جاہل، بے ادب، گمراہ ہے۔ اسے نہ خدا کا خوف، نہ رسول کا ڈر، نہ باپ کا لحاظ، نہ استاد کا ادب، نہ دوست کا خیال، نہ محسن کا پاس ہے۔ اکثر لوگ اس کو مولوی سمجھتے ہیں۔ مگر میں یہ واضح کئے دیتا ہوں کہ حبیب الرحمن علوم شرعیہ سے ناواقف اور عربی ادب سے بیگانہ محض ہے۔ نہ وہ عربی عبارت کی ایک سطر صحیح پڑھ سکتا ہے اور نہ اس کا ترجمہ کر سکتا ہے مگر وہ اس درجہ جاہل اور علم دین سے بے بہرہ ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں اور استادوں کا مقابلہ کرنے میں بہت دلیر اور بے باک ہے۔"

ان الفاظ کو پڑھکر جہاں مولوی حبیب الرحمن صاحب کی علمی قابلیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص اپنے باپ کو اس قسم کا اعلان کرنے کیلئے مجبور کر سکتا ہے۔ اس کے لئے احمدیت کے خلاف شرافت اور انسانیت کو بالائے طاق رکھکر فتنہ انگیزی کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

مخلوط انتخاب اور مسلمان

قریباً تمام کے تمام ہندو لیڈروں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ جب تک مخلوط انتخاب کا طریق جاری نہ ہوگا یعنی ہندو و مسلمان ملکر کونسل اور اسمبلی کے لئے اپنے نمائندے منتخب نہ کرینگے۔ اس وقت تک نہ تو ہندوستان میں امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ کوئی ترقی ہو سکتی ہے۔ اس بات کو اس قدر زور اور تواتر کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں سے بھی ایک طبقہ گو اس کی تعداد نہایت ہی قلیل ہے مخلوط انتخاب کا حامی نظر آنے لگا ہے۔ لیکن امید ہے کہ دہلی کے تازہ واقعہ سے ایسے لوگوں کی آنکھیں کھل جائینگی اور انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ مخلوط انتخاب کا طریق مسلمانوں کے لئے کس قدر مضر اور نقصان رساں ہے۔ گورنمنٹ نے ہندوستان کے تمام صوبوں میں سے صرف صوبہ دہلی کے لئے مخلوط انتخاب رکھا ہے۔ پہلی دفعہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ تو عدم تعاون زوروں پر تھا اور کونسل کا بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اس وقت بطور مذاق ایک مسلمان حلوائی کو منتخب کرا دیا گیا۔ لیکن دوسری دفعہ کے انتخاب تک چونکہ عدم تعاون کا نشہ اتر چکا تھا ایک ہندو لالہ پیارے لال صاحب کو منتخب کیا گیا۔ اب تیسری دفعہ یہ کوشش کی گئی تھی کہ ایک مسلمان کو منتخب کیا جائے۔ لیکن باوجود مسلمان صاحب کی حمایت میں کانگریس اور پنڈت موتی لال کے ہونے کے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ان کے مقابلہ میں ایک ہندو صاحب کامیاب ہو گئے۔

چونکہ دہلی میں ہندوؤں کے ووٹ ساڑھے چار ہزار کے قریب اور مسلمانوں کے صرف اٹھارہ سو ہیں۔ اسلئے مسلمان یہ سمجھنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ مخلوط انتخاب کے ذریعہ کبھی وہ کسی مسلمان کو منتخب کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکینگے۔ اس وجہ سے وہ جداگانہ انتخاب کا گورنمنٹ سے مطالبہ کرنے والے ہیں۔

اس واقعہ سے ظاہر ہو گیا ہے کہ مخلوط انتخاب مسلمانوں کے لئے کس قدر مضر اور کتنا خطرناک ہے۔ اور ہندو صاحبان جو اس پر زور دیتے ہیں۔ تو ان کا کیا منشاء اور مدعا ہے۔

مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر ولایت کے مشہور اخبارات میں

افتتاح مسجد سے قبل اخبارات کے ذریعہ مسجد کی شہرت

اخبار

نیول اینڈ ملٹری ریکارڈ

مجریہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء نے حسب ذیل مضمون لکھا:۔

تفریح کی غرض سے نیز انگلستان اور ملک عرب کے مابین دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کی غرض سے امیر فیصل آف حجاز انگلستان کی سیر و سیاحت پر تشریف لائے ہیں۔ آپ پلی متھ کی بندرگاہ پر پی اینڈ او لائن کے جہاز کامورن پر سے اترے۔ آپ نے ہمارے نمائندے کو اسی ریل گاڑی میں ملاقات کی اجازت دی۔ جس میں آپ سفر کر رہے تھے۔ آپکے عملہ میں بڑے فاخرہ لباس والے عرب تھے۔ جو چھوٹی خمدار تلواروں سے مسلح تھے۔ اپنے ملک کے مذہبی احکام کے مطابق امیر فیصل کے لئے خاص ناشتہ کا انتظام تھا۔ جس میں مچھلی اور بھونے ہوئے مرغ تھے۔ انگلستان کی چھوٹی (اور تنگ نشستوں والی) ریلوے گاڑیوں کا تناسب فراخ اور کشادہ عربی لباس سے نہ تھا۔ تاہم امیر کا عملہ اپنے ہی ملکی لباسوں میں تھا۔ اور خوب شان تھی۔

امیر صاحب دلکش طور پر خوبصورت آدمی ہیں۔ آپ کے سر کا فاخرہ لباس زردوزی کا تھا۔ آپ کا لبادہ شتری رنگ کا لمبا جامہ تھا۔ جس پر زری کا فیتہ منڈھا تھا۔ آپ صرف عربی زبان بولتے ہیں۔ اس لئے گفتگو فارن منسٹر کے ذریعہ جو فرانسیسی میں کامل ہیں ہوتی رہی۔ اور مسٹر ایس آر جورڈان صاحب قونصل جدہ جو امیر کے ہمراہ سفر کر رہے ہیں۔ عربی زبان سے بھی ترجمہ کر دیتے۔

استقبال پر اظہار خوشنودی

امیر صاحب نے انتظام استقبال کی تعریف کی۔ جو آپ کے ورود کے موقعہ پر کیا گیا۔ اور بڑی خوشنودی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آپ پانچ سال کے بعد دوبارہ انگلستان میں آکر بہت خوش ہوئے ہیں۔ آپ سے دورہ انگلستان کے پروگرام کے بارہ میں دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ سردست آپ کا کام صرف اتنا ہی ہے کہ سوتھ فیلڈ ومبلڈن میں نئی مسجد کا افتتاح کرینگے۔ آپ لنڈن میں فروکش ہونگے۔ آپ کا وقت انگلینڈ میں تفریح میں گذریگا۔ اور اس کے سوا اور کوئی کار خاص زیر نظر نہیں۔ البتہ پہلی بار کے مناظر کی یاد تازہ کر سکیں گے۔ امیر صاحب نے مزید بیان کیا۔ کہ نصف اکتوبر تک قیام کریں گے۔ آپ نے مسٹر جورڈن کے توسط سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بعض یورپین خیال رکھتے ہیں۔ کہ ملک عرب پیچھے رہا ہوا ملک ہے مگر یہ خیال بہت ہی مبالغہ آمیز ہے۔ بلاشبہ حالات وہاں پرانے رنگ کے ہیں اور انتظام بھی قدیم زمانہ کی روش پر ہے۔ کوئی مشینیں زراعت اور صنعت کے لئے دستیاب نہیں ہوتی ہیں۔ مگر زراعت اور صنعت خود بھی وہاں کوئی وجود نہیں رکھتیں۔ اگر انگلستان میں بادشاہ کو خداداد حقوق حاصل ہیں تو وہاں ابن سعود بھی مذہبی استحقاق رکھتے ہیں۔ مملکت کی تہذیب الف لیلہ کے دنوں کی ہے۔ عرب کے باشندے مہذب ہیں۔ زود فہم ہیں۔ ذہین بھی ہیں۔ کوئی مغربی طاقت کوشش کرے تو عرب لوگ یورپین تہذیب اور اسی طرز بود و باش کے عادی ہو سکتے ہیں۔

مذہب میں مداخلت نہ ہو

صرف ایک بات پر عرب کے باشندے مغربی خیالات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور وہ مذہب ہے۔ اپنے مذہب میں عرب مستقل لوگ ہیں کوئی مغربی مداخلت اس حقیقت سے ان کو روگرداں نہیں کر سکتی۔ حجاز کی خوشحالی کا دارومدار مکہ معظمہ کے حاجیوں پر ہے۔ حاجی روپیہ لاتے ہیں اور تجارت کو حرکت دیتے ہیں۔ اس کے کٹ جانے سے کوئی مغربی طاقت بھی کوئی مفید شغل مہیا نہیں کر سکتی۔ معدنیات کی چیزیں یا کانیں وہاں نہیں پائی جاتیں۔ نہ کوئی تجارتی چیز وہاں موجود ہے۔

ڈاکٹر اے۔ آر۔ درد نے بھی چند ایک دلچسپ باتوں پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر درد لنڈن کی نئی مسجد کے امام یا اسقف اعلےٰ ہیں۔ جس کے افتتاح کی غرض سے امیر فیصل تشریف لائے ہیں۔ امام صاحب نے ویسٹرن ایوننگ ہیرلڈ کے ایک نمائندہ سے بدھ کی شب کو ان الفاظ میں باتیں کی ہیں۔ "ظاہر پہلو تو یہی ہے کہ امیر فیصل نئی مسجد واقع ایلنگ کے افتتاح کی خاطر سے تشریف لائے ہیں۔ لیکن ایک مطلب آپ کی تشریف آوری کا یہ بھی ہے کہ انگلستان اور ان کے اپنے ملک میں تعلقات مضبوط ہو جائیں۔ حجاز کی ترقی کے لئے انگلستان سے استمداد کی ضرورت ہے۔ امیر صاحب نے برطانیہ کلاں کو اس لئے پسند فرمایا ہے۔ کہ صفحہ دنیا کے تمام ممالک میں انگلستان سب سے زیادہ وسیع ملک ہے۔ انگلستان اگر عرب ایسے وسیع اور اکھڑ ملک سے تعلق پیدا کرنا چاہے تو ایسی حیثیت سے کرے کہ امن قائم کرنے کی نیت سے ہو۔ تجارت یا تصرف کی نیت فضول ہے"

مشنریوں کی ممانعت

امام مسجد نے یہ بھی اظہار کیا۔ کہ عرب میں مداخلت مذہب میں نہ ہونی چاہیئے۔ انگلستان کو حجاز سے محض تجارتی دوستانہ رکھنا چاہیئے۔ مسیحی مشنری بھیجنے کی غرض فضول ثابت ہوگی۔ عربستان دنیا بھر کے ممالک میں اپنے مذہب کا زیادہ پاس اور جوش رکھنے والا ملک ہے۔ اور اپنے مذہب پر اسے بڑا فخر ہے۔ ہو بہو اسی طرح کا فخر ہے۔ جس طرح کہ انگلستان کو اپنے مذہب کا فخر ہے اور میں یقین کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ اگر انگلستان نے اسے مفتوح کرنے کی کوشش کی۔ تو خود انگلستان بھی شکست کھا جائیگا۔ یہ خیال نہ کریں کہ میری مراد لفظ بلفظ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ عرب ایسے چھوٹے اور بے سر و سامان ملک سے مغلوب ہو جائیگی۔ بلکہ میری مراد یہ ہے۔ کہ سپاہ کی قوت کے مقابل میں ایک قوم کی قوت اخلاق زیادہ زور رکھتی ہے۔ اور عربستان کا عزم مداخلت کے مقابلہ میں اس حد کا قوی ہے کہ اگر برطانیہ نے شہری عربوں کی مذہبی زندگی میں مداخلت جائز رکھی۔ تو پھر ایک انگریز بھی آئندہ عرب میں قدم رکھنے کا موقعہ نہ پا سکے گا۔ ہمارا تو یقین ہے کہ خود خداوند تعالےٰ ان متبرک مقامات کا ہر دنیاوی طاقت کے مقابل میں محافظ ہے۔ خواہ وہ طاقت کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو۔ ہم مکہ معظمہ میں کسی عیسائی کی موجودگی کو اسی طرح گوارا نہیں رکھتے جس طرح عیسائی لوگ کسی مسلمان کی بود و باش کو یروشلم میں برداشت نہیں کر سکتے۔ میں ان باتوں کا اظہار پر زور طریقہ سے اس وجہ سے کرتا ہوں۔ کہ میں حقیقت سے واقف ہوں۔ کہ اس طرح مستقبل خطرہ سے خالی نہیں ہے"

"برٹش ایمپائر کے سب سے بڑے مذہب یعنی اسلام کی نمائندگی کرنے میں امیر فیصل کو پورا حق حاصل ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑے دانا ہیں۔ اس لئے انہوں نے انگلستان سے معاونت پر نظر رکھی ہے۔ کیونکہ ملک شام میں فرانسیسی بدنظمی اور اسپین کی ٹینجیر کے متعلق شور و شغب کے مقابل میں فلسطین پر انگلستان کا استوارانہ دخل اس امر پر شاہد عادل ہے۔ کہ انگلستان دنیا بھر کے مسلمانوں پر حکمرانی کے لئے بہترین قابلیت رکھتا ہے"

سخت تکالیف

"خواہ دوستانہ تعلقات حجاز اور انگلستان میں کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہو جائیں لیکن اگر انگلستان عرب میں کوئی اپنی ذاتی غرض لیکر داخل ہوا تو مشکلات کا حل جو یقیناً پیدا ہو جائیں گی بلکل دشوار ہو جائے گا۔ چنانچہ بڑے ہی تدبر اور ملائمت کی ضرورت ہے۔ تاکہ حجاز میں امن قائم رہ سکے۔ اگر انگلستان مشرق وسطےٰ میں اپنے اقتدار اور رعب کو بڑھانا چاہتا ہے۔ تو اسے مذہب کے بارہ میں بڑی فراخدلی سے کام لینا چاہیئے"

"ہم سلطنت برطانیہ کے مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اب انگلستان کے لئے وقت آگیا ہے کہ اپنی دولت اور مقبوضات زیادہ کرنے کے مقابل میں اس طریق سے اپنی برتری اور اقتدار کو مستحکم کرے۔ حجاز سے تعلقات پیدا کرنے میں دولت برطانیہ

کے لئے ایک زریں موقعہ میسر ہے۔ کہ ایک دفعہ پھر دُنیا میں اپنی عظمت اور برتری کا سکہ جما سکے؛؛

نئی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے جو تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ مسٹر درد نے کہا۔ کہ یہ مسجد ایک ایسے فرقہ کے تحفظ میں ہے جس کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ ان کا امام مرزا احمدؑ مسیح موعود تھا۔ پھر بشاش ہو کر کہا کہ یہ "انگلستان ایک دن مسلمان ہو گا۔ اور اسی سبب سے یہ مسجد یہود اور نصاریٰ ہر دو کے لئے بھی برابر کھلی ہوگی۔ ہمارا سلسلہ فراخدلی پر مبنی ہے۔ اور ہم جنگ کے بکلی مخالف ہیں اور سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کی نسبت عموماً اظہار کیا جاتا ہے کہ وہ بڑے کینہ توز اور خون کے پیاسے اور جنگی لوگ ہیں۔ اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مذہبی دھاوے یا کروسیڈ والے جنگ ہی کافروں کو اسلام میں لانے کے لئے بہترین تجاویز ہیں۔ مگر آج یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔ ہمارا سلسلہ جن کے افراد کی موجودہ تعداد دس لاکھ کے قریب ہے اس کے برعکس یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ تمام جھگڑے عدالتوں میں صاف ہو سکتے ہیں۔ جو مذہبی لیگ آف نیشنس کی صورت میں قائم ہو سکتی ہیں۔ ہم لوگ سیاسی شور و شغب اور کمیونزم کے مخالف ہیں۔ ہم مشرق میں ان چیزوں کو روا نہیں رکھتے اور چاہتے ہیں کہ مغربی دنیا کو بھی ایسی ہلاکت والی باتوں سے چھڑا دیں؛؛

ناٹنگھم انگلش پوسٹ

(۲۳ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"ہز ہائی نس امیر فیصل صاحبزادہ شاہ حجاز سویز سے چلکر آج پلی متھ بندرگاہ میں وارد ہوئے اور لنڈن تشریف لے گئے۔ ماہ آئندہ میں وہ سوتھ فیلڈز میں ایک نئی مسجد کی رسم افتتاح ادا کریں گے؛؛

یارک شائر آبزرور،

(۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"شہزادہ فیصل جو شاہ حجاز کے منجھلے صاحبزادہ ہیں۔ پلی متھ کے بندرگاہ کی طرف سے کل شام لنڈن میں وارد ہوئے ان کے ہمراہیان میں حجاز کے وزیر خارجیہ ڈاکٹر دملوجی بھی شامل ہیں۔ اسٹیشن پر شہزادہ کا استقبال معزز طبقہ کے مسلمانوں نے کیا۔ اس شہزادے کے لنڈن آنے کا یہ دوسرا موقعہ ہے۔ ملک معظم بھی ان سے ملاقات کرینگے۔ نو تعمیر شدہ مسجد لنڈن کی رسم افتتاح میں وہ منجانب شاہ حجاز شریک ہونگے۔ شہزادہ اور ان کے رفقائے سفر خوشنما عربی لباس میں تھے۔ اور ان کے گلوں میں مصری پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے۔ لنڈن ریلوے اسٹیشن پر ایک بڑے مجمع نے ان کا استقبال کیا۔ خیر مقدم

اور تحائف پیش کرنے کے بعد شہزادہ مع رفقاء کے ولیسٹ اینڈ ہوٹل کو چلے گئے۔ جہاں امید کی جاتی ہے۔ وہ ایک ہفتہ قیام فرمائیں گے؛؛

وانڈسورتھ بیرو نیوز،

(۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"سوتھ فیلڈز کو یہ فخر حاصل ہے کہ پہلی مسجد جو اس ملک میں مسلمانوں نے بنائی ہے وہ یہیں ہے۔ یہ خوشنما عبادت گاہ عنقریب امیر فیصل کھولیں گے جو ابن سعود شاہ نجد و حجاز کے منجھلے صاحبزادہ اور مکہ کے وائسرائے ہیں۔ اور جن کی آمد پلی متھ میں کل ہوئی ہو گی۔ یہ مسجد میلروز سٹرک پر واقعہ ہے۔ عمارت مسجد بڑی ہے اور اس پر شاندار گنبد اور منارہ بنے ہوئے ہیں جو مؤذن کے لئے ہیں۔ مسجد کے دونو طرف کمرے ہیں جہاں نمازی اپنے جوتے اتار سکتے ہیں۔ مسجد کے سامنے فوارہ و حوض ہے۔ جس میں وضو کیا جا سکتا ہے۔ دروازہ پر کلمہ اسلامی درج ہے۔ افتتاح مسجد اسلامی دنیا کے لئے نہایت اہمیت آفرین واقعہ ہو گا۔ رسم افتتاح بھی بوجہ اس کے کہ شہزادہ فیصل کے ہاتھوں ہوگی زیادہ دلچسپی کا موجب ہوگی۔ سنگ بنیاد اس مسجد کا ۱۹۲۴ء میں رکھا گیا تھا۔ اور اس کی تعمیر جماعت احمدیہ نے کی ہے۔ اس بڑی مذہبی تحریک کے کارنامے اکثر وانڈسورتھ بیرو نیوز میں درج ہوتے رہے ہیں۔ ایک اور مسجد ووکنگ میں بھی ہے۔ جس سے جنوبی ریلوے پر سفر کرنے والے خوب واقف ہیں۔ مگر وہ ایک انگریز کی تعمیر کردہ ہے؛؛

کارک ایگزامینر

(۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"ہز ہائی نس امیر فیصل ولیعہد شاہ حجاز کل ایک پی۔ اینڈ او لائنز جہاز میں سویز سے پلے متھ پہنچے۔ اور وہاں سے لنڈن کی طرف مراجعت فرما ہوئے۔ وہ آئندہ ماہ میں سوتھ فیلڈز کے مقام پر ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے؛؛

برسل ایزرور

(۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء)

"شہزادہ فیصل (جو سلطان ابن سعود بادشاہ حجاز اور نجد کے فرزند ہیں) لنڈن کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ مسجد سوتھ فیلڈز میں واقعہ ہے؛؛

ویسٹرن نیوز،

(۲۵ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"شہزادہ فیصل شاہ حجاز کے بیٹے کا نوٹو جو بمقام پلے متھ شرف ورود پا کر لنڈن کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں انہوں نے ایک مسجد جدید کا افتتاح کرنا ہے؛؛

ایسٹ اینجلیئن ٹائمز

(۲۹ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"امیر فیصل نے پارلیمنٹ کے ہر دو دیوانوں کا ملاحظہ کیا۔ آپ کو بہت دلچسپی تھی۔ اور لوگوں کو بھی آپ سے بہت دلچسپی تھی۔ آپ لنڈن شہر میں کافی مصروفیت سے اپنا وقت گذار رہے ہیں۔ آپ کا یہ سفر یورپ کا پہلا سفر ہے۔ آپ انگریزی میں گفتگو نہیں کر سکتے۔ البتہ لنڈن کی زندگی کے اکثر مناظر بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہیں۔ آپ نے تھیئٹر اپنی حین حیات میں پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ فٹ بال کے ایک میچ کا بھی تماشہ کر چکے ہیں۔ دیوان عام کا ایک نظارہ بھرے اجلاس میں دیکھ چکے ہیں۔ اس اجلاس میں آپ کو بہت سے سرکردہ لیڈروں کو تقریر کرتے ہوئے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور کل کے دن ہوٹل میٹراپول پر استقبال میں آپ ہی وہ وجود ہونگے۔ جن کی خاطر استقبال کا سامان ہوا ہے۔ وہ مخصوص کام جس کے لئے امیر فیصل لنڈن میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ لنڈن مسجد کا افتتاح ہے۔ یہ مسجد لنڈن کی پہلی مسجد ہے اور آئندہ اتوار کے دن بوقت ظہر اس رسم کو امیر فیصل ادا کرینگے۔

کل شب کو امام مسجد لنڈن کے ساتھ امیر فیصل میٹروپول ہوٹل میں کھانا بھی تناول فرمائیں گے۔ جہاں لنڈن بھر کے جملہ اہل اسلام جمع ہو جانے کی کوشش کرینگے؛؛

یارک شائر ہیرلڈ

(۲۹ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"امیر فیصل جو کل ہر دو مجالس پارلیمنٹ میں ایک وزیٹر کی حیثیت میں تشریف فرما تھے اور جہاں وہ خود دلچسپی لے رہے تھے اور دوسرے تمام حضار کی دلچسپی کا باعث تھے آج وہ لنڈن میں معروف مشاغل نظر آتے ہیں۔ یورپ میں وہ پہلی دفعہ جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ وہ انگریزی تو نہیں جانتے۔ مگر لنڈنی زندگی کے بہت سے شعبوں سے لاکلام واقف ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی بھر میں ایک تھیئٹر دیکھا ہے۔ فٹ بال کے ایک میچ کا بھی انہوں نے معائنہ فرمایا؛؛

چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

میں نے اپنے ایک خط میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سے حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال کی دردانگیز اطلاع لنڈن میں دیتے ہوئے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اپنی مورخانہ معلومات سلسلہ احمدیہ کی بناء پر جناب چودھری صاحب مرحوم کے حالات قلم بند کر کے ارسال فرمائیں۔ میں شاکر ہوں کہ انہوں نے ایسی حالت میں جبکہ ان کے پاس کوئی چھوٹی سے چھوٹی یادداشت بھی موجود نہ تھی۔ محض حافظہ کی بناء پر تاریخی حالات لکھ کر ارسال فرمائے ہیں۔ اس سے ان کے حافظہ اور قوت یادداشت کا کمال ظاہر ہے۔ مکرم شیخ صاحب اس خداداد قابلیت کے لحاظ سے ہماری جماعت میں خاص انسان ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ جب سلسلہ کے متعلق تاریخی حالات مہیا کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ تو بے اختیار ان کی طرف نظر اٹھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (ایڈیٹر)

اس ہفتہ (۲۹ ستمبر) کی ڈاک دارالامان سے نہایت ہی رنج افزا خبر لائی۔ جو حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب کی وفات پر مشتمل ہے۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی وفات کے بعد یہ دوسرا قومی صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

مخدومی حضرت چودھری صاحب کی وفات نہ صرف ان کے کثیر العقد اور رشتہ داروں اور وسیع حلقہ احباب میں ماتم کا موجب ہوگی۔ بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام افراد کو جہاں جہاں وہ ہیں رلائے بغیر نہ رہے گی۔ ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر بحمد اللہ راضی ہیں لیکن انسانی جذبات سے خالی نہیں۔ اور رنج و راحت کی کیفیات اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی ہیں ؛

حزین عرفانی وطن سے دور ایسے مخلص کرم فرما کی خبر وفات کو اپنے لئے حوصلہ شکن پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخص اور مخلص صحابہ یکے بعد دیگرے عالم آخرت کو جا رہے ہیں۔ اور حزین عرفانی ان جانے والوں کے لئے نوحہ خوانی میں مصروف ہے۔ حضرت چودھری صاحب سے قریباً گذشتہ چوتھائی صدی سے میرا تعارف ہوا ہے۔ میں ان کے اخلاص اور سلسلہ کے لئے فدائیت کی روح کو ہمیشہ میں نے ترقی پر پایا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ چودھری صاحب کے متعلق اپنے ذاتی تجربوں اور واقفیت کو شائع کردوں تا کہ وہ ہمارے لئے خضر راہ ہوں۔ میں تفصیلی حالات نہیں لکھ سکوں گا۔ بلکہ ان کی سیرت کے متعلق چند خیالات کا اظہار کروں گا ؛

چودھری نصر اللہ خان صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز زمیندار خاندان کے ممبر تھے۔ ان کی تعلیم لاہور کے اورینٹل کالج میں ہوئی۔ طالب علمی کے زمانہ میں وہ ہمیشہ اپنی جماعت میں ایک شریف اور قابل فخر طالب علم سمجھے جاتے تھے۔ ان کے کلاس فیلوز ہمیشہ ان کی عزت بوجہ ان کی قابلیت اور ذاتی شرافت کے کرتے تھے۔ مجھ کو گذشتہ انتخابات کونسل کے موقعہ پر چودھری صاحب کے ہمراہ ایک ووٹر کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئی میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کا نام لوں۔ وہ صاحب خود بھی ایک عرصہ دراز تک وکیل رہے۔ اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ من وجہ مخالفت ہے۔ وہ چودھری صاحب کے اورینٹل کالج میں کلاس فیلو تھے۔ اور خود ذہین اور ممتاز طالب علموں میں سے تھے۔ جب ہم ان سے ملنے کے لئے گئے۔ تو وہ گھر میں تھے۔ چونکہ وہ پبلک زندگی سے کسی قدر ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اس لئے عام طور پر لوگوں سے ملتے بھی نہیں۔ لیکن جب چودھری صاحب کی اطلاع دی گئی۔ تو وہ نہایت محبت اور تپاک سے آکر ملے اور ان کو بہت ہی خوشی ہوئی۔ معمولی رسمی باتوں کے بعد ہم نے ان سے اظہار مطلب کیا۔ اور چودھری صاحب نے کہا کہ اگرچہ ہمارا اور آپ کا مذہبی اختلاف ہے۔ لیکن میں آپ کو ایک سنجیدہ اور معاملہ فہم آدمی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ میرا بیٹا بطور ایک امیدوار کے کھڑا ہوا ہے۔ مگر میں محض باپ ہونے کی وجہ سے چودھری ظفر اللہ خان کے لئے آپ کو رائے دینے کے لئے نہیں کہتا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بہترین امیدوار ہے۔ پس اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس قابل ہے تو رائے دیں۔ ورنہ جس کو آپ کا جی چاہے۔ رائے دیدیں۔ جو اس سے بہتر ہو۔

وکیل صاحب موصوف نے کہا کہ میں اس موقعہ پر رائے دینے کے لئے نہ جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب قابل ہیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سچ کہتے ہیں۔ اور میں محض اس لئے کہ ایک بہتر آدمی اسمبلی میں جائے رائے دوں گا۔ اور میں مذہبی اختلاف کو اس میں روک نہیں سمجھتا۔ یہ مذہب کا سوال نہیں ؛

چودھری صاحب نے مزید سلسلہ گفتگو میں کہا کہ ہمارے مخالف ضرور کہیں گے۔ کہ وہ احمدی ہے۔ اور علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ اس کو رائے نہ دی جائے۔ اگر آپ پر ان علماء کا یا ان لوگوں کا اثر ہے۔ تو بہتر ہے کہ آپ ابھی فیصلہ کر دیں۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میری رائے پر دوسروں کا اثر نہیں۔ میں سب کو جواب دے چکا ہوں۔ آپ کو میں اس وقت سے جانتا ہوں آپ خلاف واقعہ بات نہیں کہتے۔ غرض وہ رائے دینے پر ہی آمادہ نہ ہو گئے۔ بلکہ پولنگ سٹیشن پر لوگوں نے بہت کچھ ان کو کہا۔ اور مخالفت کرنی چاہی۔ انہوں نے سب کا مقابلہ کیا۔

اس موقعہ پر جس امر نے مجھے بہت خوش کیا۔ وہ یہ تھا کہ چودھری صاحب نے صحیح واقعات کے بیان کرنے میں مبالغہ نہ کیا۔ اور وکیل صاحب موصوف نے چودھری صاحب کی سابقہ زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔ کہ وہ ہمیشہ صاف گوئی اور سچ کہنے کے عادی تھے۔ ان کی زندگی کے بہت سے واقعات ایسے ہو سکتے ہیں۔ جو ان کی علمی اور قانونی قابلیتوں پر روشنی ڈالیں گے۔ مگر میں صرف ان کی زندگی کے اس حصہ پر ایک مختصر تبصرہ کرتا ہوں جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وباللہ التوفیق ؛

سلسلہ عالیہ سے تعلق

چودھری صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گونہ دلچسپی اور تعلق تو ۱۸۹۳ء سے تھا۔ آپ سلسلہ کی کتابیں پڑھتے اور حسن ظن رکھتے تھے۔ جماعت سیالکوٹ کے ممتاز اور مخلص احباب حضرت میر حامد شاہ صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہما سے مرحوم کو محبت تھی۔ وہ ان کی مجلسوں اور صحبتوں میں آتے جاتے اور چودھری صاحب ان کے درس قرآن میں شریک ہوتے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے بہت اخلاص تھا۔ اور حضرت مخدوم الملت کے دل میں چودھری صاحب کی محبت اور اخلاص کا ایک گہرا اثر تھا وہ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں اس وجود کے شریک جماعت ہونے کے لئے تڑپ رکھتے تھے۔ اور کوئی موقعہ نہ جانے دیتے۔ جب کہ تحریک کرتے رہتے ہوں۔ انہوں نے مجھے فرمایا۔ کہ میں سمجھ نہیں سکتا کہ نصر اللہ خان اس سلسلہ سے علیحدہ رہے ؛

غالباً ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضرورت امام کتاب لکھی۔ اور جب اس کا مسودہ کاتب نے ختم کیا۔ تو حضرت مخدوم الملت کا ایک مکتوب مخدومی چودھری نصر اللہ خان صاحب کے نام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر سے اتفاقاً گذرا۔ حضور نے پسند فرمایا۔ کہ وہ مکتوب ضرورت امام کے ساتھ شائع ہو جائے۔ چنانچہ وہ مکتوب ضرورت امام کے آخر میں درج ہے۔ اس میں چودھری صاحب کو مخدوم الملت نے خصوصیت سے دعوت دی۔ اس خط کے بعد چودھری صاحب کی طبیعت میں ایک عجیب انقلاب واقع ہوا۔ اس خط کا اثر خصوصیت سے ان پر ہوا۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے ان کی بیعت میں توقف ہوا۔ اور یہ توقف ان اسباب پر موقوف نہ تھا۔ جو مخالفت یا شک و شبہ کے اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک دقیقہ رس دل سے اس امر کا مطالعہ کر رہے تھے۔ کہ سلسلہ میں داخل ہو کر کن قربانیو

کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے وہ کہاں تک تیار ہیں۔

جن ایام میں یہ کشمکش ان میں اندرونی طور پر جاری تھی وہ سیالکوٹ میونسپلٹی کے وائس پریزیڈنٹ تھے۔ ان ایام میں کسی میونسپلٹی کا عہدہ وائس پریزیڈنٹی معمولی عہدہ نہ ہوتا تھا پریزیڈنٹ ہمیشہ ڈپٹی کمشنر ہوتا تھا۔ اس لئے وائس پریزیڈنٹ کی پوزیشن بہت بڑی سمجھی جاتی تھی۔ اور کوئی مسلمان جب تک وہ ہندو مسلم ہر دو جماعتوں میں یکساں معزز اور بارسوخ نہ ہو منتخب نہیں ہو سکتا تھا۔ چودہری صاحب عرصہ دراز تک اس عہدہ پر رہے اور وہ ہندو مسلمان دونوں قوموں میں یکساں ہردلعزیز تھے۔ اور دونوں قومیں ان پر اعتماد رکھتی تھیں۔ لیکن جب چودہری صاحب نے بیعت کر لی۔ تو آپ نے اس عہدہ سے استعفا دیدیا۔

وہ زمانہ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ابتلا کا زمانہ تھا۔ جب چودہری صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھیں کے ساتھ مقدمات کا ایک سلسلہ عرصہ سے جاری تھا۔ اور کل پنجاب میں ان مقدمات کی وجہ سے ایک عام ہیجان مخالفت تھا۔ احمدیوں کو ہر طرح سے تکلیف دی جا رہی تھی۔ اور خطرناک طوفان بے تمیزی برپا کیا ہوا تھا سیالکوٹ کا ضلع خصوصیت سے اس مخالفت میں حصہ لے رہا تھا۔ جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی مخالفانہ سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو ان لوگوں نے اپنی مخالفت کا اظہار جن شرمناک کرتوتوں سے کیا۔ وہ عام اخلاق کے چہرہ پر ہمیشہ بدنما داغ رہے گا۔ چہ جائیکہ اس میں اسلامی غیرت اور حقیقت کا کوئی اثر ہو۔ ایسے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا کوئی معمولی امر نہ تھا۔ اور ایسے شخص کے لئے جو ہندو مسلمانوں میں نہایت عزت واکرام سے دیکھا جاتا ہو۔ اور جس کا پیشہ بجائے خود اس قسم کی مخالفانہ تحریک میں سخت خطرہ میں ہو۔ یہ آسان امر نہ تھا مگر چودہری صاحب نے عین اس طوفان بے تمیزی میں سلسلہ حقہ کو علی الاعلان قبول کیا۔

سب سے اول وہ مقدمات گورداسپور میں بحیثیت گواہ صفائی پیش ہوئے۔ اس وقت تک وہ احمدی نہ تھے۔ اور مقدمات میں ایک وکیل کی حیثیت سے وہ بخوبی سمجھ سکتے تھے کہ دیانتداری اور منازعہ اصول کی کہاں تک پرواہ کی جا سکتی ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انہیں شہادت صفائی کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس پاک فطرت کو لیکر آئے ہیں۔ اگرچہ چودہری صاحب ایسی پوزیشن کے آدمی سے یہ توقع ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ وہ کوئی بات خلاف ایمان و علم کہیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جس نے ان کے قلب پر اثر کیا۔ وہ یہ تھی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو نہیں کہا گیا کہ ان کی شہادت کیا ہے کیا نہیں؟ ان کے دریافت کرنے پر یہی کہہ دیا گیا تھا کہ بعض الفاظ کے معانی اور مطالب کے متعلق آپ کی شہادت ہوگی۔ جو کچھ آپ کے علم میں ہو۔ آپ اس کو بیان کر دیں۔ چودہری صاحب پر فطرتاً اس طریق تقویٰ کا ایک گہرا اثر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا ایک بصیرت کے ساتھ انہوں نے مطالعہ کیا۔ اور آپ کی عملی زندگی کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ شہادت دیکر وہ واپس چلے گئے مگر دراصل وہ احمدی ہو کر ہی گئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے علانیہ بیعت کر لی۔ بیعت کر لینے کے بعد ان کی زندگی میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ وہ سیالکوٹ میں ایک ممتاز ہستی تھے۔ اور اپنے پیشہ کے لحاظ سے بہت معروف۔ ان ایام میں سیالکوٹ میں لالہ بیلی رام وکیل فوجداری میں اور مالی اور دیوانی میں چودہری نصر اللہ خاں صاحب سب سے زیادہ قابل اور مشہور تھے۔ ان کی پریکٹس نہایت کامیاب پریکٹس تھی۔ جیسا کہ میں ذکر کر آیا ہوں سلسلہ میں داخل ہو کر انہوں نے میونسپلٹی کی وائس پریزیڈنٹی سے استعفا دیدیا۔ اس کی وجہ ان کی مخالفت نہ تھی۔ بلکہ انہوں نے اس وقت کو بچانے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے دینے کے لئے ایسا کیا۔ کچھ شک نہیں ان کے احمدی ہونے سے قدرتی طور پر ان کی مخالفت ہونا ضروری تھا۔ مگر چونکہ وہ اپنے پیشہ کی قابلیت اور اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے سلسلہ کے دشمنوں کو افسوس اور رنج ہوا۔ اور انہوں نے اپنی تدابیر میں کوئی کمی بھی نہ کی۔ مگر ان کی مخالفت یا منصوبہ بازی چودہری صاحب پر اثر نہ ڈال سکتی تھی۔ چودہری صاحب نے انتخاب کے جھگڑوں میں پڑنے کی بجائے اس سے علیحدہ ہو جانا ضروری سمجھا۔

سلسلہ میں داخل ہو جانے کے بعد ان کی توجہ سلسلہ کے لٹریچر کے پڑھنے اور اس کی عملی تبلیغ کی طرف ہوئی۔ اور چونکہ وہ اپنی عملی زندگی میں ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اس کا اثر اکثر لوگوں پر ہوا۔ اور دیہات سیالکوٹ میں لوگوں نے یہ تسلیم کیا۔ کہ جب چودہری نصر اللہ خاں صاحب جیسا آدمی اس سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ تو یہ معمولی امر نہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس طرح پر ضلع سیالکوٹ میں تبلیغ کا ایک راستہ کھل گیا۔

چودہری صاحب سلسلہ کے کاموں میں پورا حصہ لیتے تھے اور سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو ان کے داخل سلسلہ ہونے پر بہت بڑی خوشی ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک اس خوشی کا لطف نہ اٹھا سکے۔ اور موت نے ان کو اپنے نہایت ہی پیارے دوست سے جدا کر دیا۔ اور چند ہی سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ارتحال ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

اہل قلم بہنیں خواب غفلت سے بیدار ہوں!

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہماری دار الامان کی بہنوں کی ایک مستقل زنانہ اخبار کے اجراء کے لئے توجہ دلائی تھی۔ جس کی تائید محترمہ بہن ب۔ نے بڑے پُرزور الفاظ میں کی۔ خوشی کی بات ہے کہ سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی کوشش سے معزز ایڈیٹر الفضل نے طبقہ نسواں کی حوصلہ افزائی کے لئے سردست الفضل کا ایک صفحہ احمدی خواتین کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ بہنیں اس سے جیسا کہ چاہیئے۔ فائدہ نہیں اٹھا رہیں جائے حیرت ہے کہ اتنی بڑی جماعت کہ جس کا بیشتر حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے۔ اور جس کا مقصد اکناف عالم میں توحید کا علم بلند کرنا ہے۔ اس کی خواتین چہ جائیکہ وہ اپنا مستقل اخبار جاری کریں۔ ہفتہ میں دو بار ایک مستقل اخبار کے ایک صفحہ کا استعمال نہیں کرتیں۔ دور حاضرہ میں ہر مقصد کی اشاعت تبلیغ کے لئے جرائد و اخبارات ہی بہترین ذریعہ ہیں۔ پھر معلوم نہیں اعلائے کلمۃ اللہ جیسے نیک کام کے لئے احمدی خواتین کیوں سستی کر رہی ہیں۔ میں بصد منت ان تمام بہنوں کی خدمت میں جو اہل علم ہیں۔ درخواست کرتی ہوں کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ اور قلمی جہاد میں شریک ہو کر مردوں کا ہاتھ بٹائیں۔ صحابہ کرام کے وقت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالی شان کا ظہور تھا اس لئے عورتیں تلوار کے جہاد میں شریک ہو کر صحابہ کی امداد کرتی تھیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی۔ اور پیاسوں کے لئے پانی بہم پہنچاتیں اور بسا اوقات اپنے ہاتھ میں تلوار لیکر میدان کارزار میں بھی کود پڑتی تھیں۔ آج آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمالی شان کا ظہور ہے جس کی تکمیل کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں مبعوث ہوئے پس آپکی جماعت کی خواتین کا فرض ہے کہ وہ بھی صحابہ کرام کی بیویوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے تلوار کے جہاد میں حصہ لیا۔ تو ہمیں قلم اور زبان کے جہاد میں پوری تن دہی سے حصہ لینا چاہئیے بہنو کو اس میدان میں قدم رکھنے سے حجاب نہیں کرنا چاہیئے یہ خیال دل سے نکال دیں کہ ہماری تحریریں لوگوں کی ہنسی کا موجب ہونگی۔ ہر کام کا ابتدائی مرحلوں میں خامیاں ہوا کرتی ہیں۔ پس اگر لوگ ہماری تحریریں پڑھکر ہنسینگے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہمارا مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ بہنیں اگر میدان عمل میں قدم رکھتے ہی مستعد ہو جائیں۔ تو آج اگر ہماری تحریریں ہنسی کا موجب ہونگی تو ایک وقت آئیگا کہ ہماری تحریریں موجب استفادہ بن جائینگی۔ بھائیوں کا فرض ہے کہ میرا یہ پیغام تمام ان تعلیم یافتہ بہنوں تک پہنچائیں۔ جو کسی وجہ سے الفضل کے مطالعہ سے محروم ہوں خدا کرے کہ بہنیں میری یہ گذارش سن لیں اور ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں اتنے مضامین پہنچ جائیں کہ انہیں یہ بھی شکایت کرنے کا موقع نہ ملے کہ عورتوں کا کوئی مضمون دفتر میں موجود نہیں۔ الفضل کا ایک صفحہ تو صرف چند بہنوں کی ہمت چاہتا ہے۔ اگر چند مستقل مزاج خواتین کی نظر عنایت ہو جائے تو احمدی خواتین کو بیدار کرنے کے لئے کافی آواز پیدا ہو سکتی ہے۔ باوجودیکہ میں نے کوئی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی کوشش کروں گی کہ اس مخصوص صفحہ کیلئے کچھ نہ کچھ لکھتی رہوں تمام بہنوں سے بھی میری یہی استدعا ہے۔

الراقمہ ام سلیمہ گوجرانوالہ

(اشتہارات)

قرآن شریف بطرز یسرنا القرآن

چھوٹی تقطیع پر چھپ گیا ہے۔ ۷ انچ طول و ۵ انچ عرض۔ قیمت کاغذ موٹا مجلد ۸/ - بے جلد ۸/ - کاغذ متوسط مجلد ۸/ - بے جلد ۸/ ۔

ملنے کا پتہ

کتاب گھر قادیان

ایک باموقعہ مکان رہن ملتا ہے

قادیان کی پرانی آبادی میں احمدیہ محلہ کی حدود کے اندر مسجد مبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مکان سے دو منٹ کے راستہ پر ایک مکان پختہ رہن ملتا ہے۔ مکان میں ایک دالان دو چھوٹی کوٹھڑیاں ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ پاخانہ اور چھت پر صحن کے پردے ہیں۔ کرایہ کا اندازہ پانچ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن چھ صد روپیہ مقرر ہے۔ مالک مکان باقاعدہ کرایہ نامہ لکھدینے کو تیار ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ قادیان

اب آپ کو کمزوری کی شکایت نہ ہونی چاہیئے

جو شخص حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ خوش قسمت دنیا میں ہی جنت میں ہے۔ مگر خدا برا کرے کمزوری کا کیونکہ کمزور آدمی نہ حقوق اللہ کو ہی ادا کرسکتا اور نہ حقوق العباد کو ہی بجالاسکتا ہے۔ بلاشبہ ایسا آدمی زندہ درگور سے کم نہیں۔ جو ہر وقت پژمردہ چہرہ زرد سر اور کمر میں درد حافظہ کمزور۔ طبیعت اچاٹ۔ چلتے وقت دم چڑھ جاتا ہاتھ پاؤں سست ہو جاتے اگر ایسے گئے گذرے انسان دنیا میں کسی کام کے بنکر اپنی زندگی کو پُر لطف بنانا چاہتے ہیں۔ تو وہ آج سے ہی ہماری جدید تیار کردہ اکسیر البدن نامی دوا جو باقاعدہ سرکار سے رجسٹرڈ ہو چکی ہے کا استعمال شروع کردیں جو پٹھوں کو مضبوط۔ حافظہ کو تیز چہرہ کو شگفتہ اور جسم کو چست بناتی دل میں نئی امنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔

محصولڈاک علاوہ۔

پتہ:۔ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حب اٹھرا

۱۔ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزاء موتی و ممیراں ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخنہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیدار پانی کے روکنے میں ہمیشہ ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بینظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال ازسرنو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے ۸/ ۔

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضائے رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ) ۔

مقوی دانت منجن ۸/

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ ۔

المشتہر:۔ نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت۔ قادیان

ہر شہر میں ضرورت ہے

انگریزی خواندہ اشخاص کی جو کہ اپنے شہر و گردونواح میں کام کرنا چاہیں۔ تنخواہ پچاس سے دوسو روپیہ ماہوار۔ بھتہ و کرایہ ریل علاوہ۔ پہلے تجربہ کی ضرورت نہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر قواعد طلب کریں۔

سٹی کالج آف کامرس۔ دہلی

آنکھ کی بینظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

محمد احمد اینڈ کمپنی۔ قادیان۔

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل) (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چند ہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں اور احباب کو دگنی چوگنی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر احمدی کو تھا۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو۔ اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کے لئے سرمایہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر تیس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعود کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کیلئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اب جبکہ انہیں دگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں۔ اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لینگے۔ تو اسی سرمایہ سے باقی کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کے لئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہے گی۔ اور جہاں تک اس سے ممکن ہو گا۔ ان انمول روحانی جواہرات کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دے گی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقۃ الوحی
سرمہ چشم آریہ
شحنہ حق
آئینہ کمالات اسلام
برکات الدعا
شہادت القرآن
انجام آتھم
تحفہ قیصریہ
سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
ضرورت الامام
تذکرۃ الشہادتین
راز حقیقت
ایام الصلح اردو
تحفہ غزنویہ
لیکچر سیالکوٹ
تریاق القلوب
دافع البلاء
تحفہ ندوہ
سناتن دھرم
براہین احمدیہ حصہ پنجم
تجلیات الٰہیہ
تقریریں
منن الرحمٰن
فریاد درد
ترغیب المومنین
(یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں)
الخطاب الجلیل عربی
(ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی)

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن
آئینہ صداقت اردو
〃 〃 انگریزی
نجات
تحفہ پرنس انگریزی
احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو
〃 〃 〃 انگریزی
دعوۃ الامیر فارسی مجلد
〃 اردو غیر مجلد
سوانح احمد انگریزی
احمدیہ موومنٹ

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں۔ انہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ممالک غیر کی خبریں

— بولونا ۳۱ اکتوبر۔ اٹھارہ سال کے ایک نوجوان نے سائنور مسولینی پر ریوالور سے فائر کیا۔ سائنور موصوف ایک ہال سے نکل رہے تھے۔ جہاں پر ایک علمی مجلس کا انعقاد ہو رہا تھا۔ سائنور مسولینی بال بال بچے۔ ریوالور کی گولی نے تزئین کا وہ پھول اڑا دیا جو ان کے سینہ پر آویزاں تھا۔ ان کے قتل کے لئے سال بھر کے اندر اندر یہ چوتھی کوشش کی گئی ہے۔ جو سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔ علمی مجلس کو شروع کرنے کے بعد سائنور مسولینی ہال سے باہر نکلے۔ تو لوگوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ وہ بچوں کے ٹروپ کے سامنے تقریر کر رہے تھے۔ کہ گولی چلی۔ مسولینی چٹان کی طرح اپنی جگہ پر جما رہا۔ اور اس کے جسم کو ذرا جنبش نہ ہوئی۔ اس کے بعد مسولینی نے قریب کے لوگوں سے کہا۔ کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی اثناء میں فاشسٹ مسولینی کی موٹر کے گرد جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے موٹر کو زمین سے اٹھا لیا۔ کچھ لوگ حملہ آور نوجوان پر پل پڑے۔ اور اسے چاقوؤں، خنجروں، مکوں، گھونسوں اور لاتوں سے مار مار کر جان سے مار ڈالا۔

— پیکن ۲ نومبر۔ موسیو رابرٹ جو قونصل فرانس مقیم نسچانگ موٹر پر سوار ہو کر ... کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے انہیں گولی سے مار دیا۔ چینی حکام نے فوج کا ایک دستہ موقع واردات پر بھیجا اور موسیو رابرٹ کی لاش سنبھالی۔

— قسطنطنیہ ۲ نومبر۔ کمال پاشا نے مجلس عالیہ ملیہ کا افتتاح کرتے ہوئے تعلقات خارجیہ کا تذکرہ کیا۔ اور فرمایا کہ عراق اور شام کی سرحدات کے فیصلہ کے لئے ترکی نے تذکار شروع کیا ہے۔ جس کے باعث فرانس اور برطانیہ کے ساتھ ترکی کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔

— تفلس (روس) کے قریب رہنے والے ایک ڈیڑھ سو سالہ بوڑھے سپاہی کی حال ہی میں موت ہوئی ہے۔ جب نپولین نے روس پر حملہ کیا تھا۔ اور وہ ماسکو کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسوقت یہ سپاہی روسی فوج میں لڑ رہا تھا۔ اس جنگ میں یہ تین دفعہ زخمی ہوا۔ اس کی موت بھی عجیب طریق پر واقع ہوئی ہے۔ یہ تمباکو خریدنے کی غرض سے تفلس گیا تھا۔ اپنے گھر واپس جا رہا تھا کہ تھک کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھے بیٹھے ایک جمائی لی۔ اور عالم بالا کی طرف روانہ ہوا۔

— فتی العرب میں لکھا ہے کہ امیر سعود خلف سلطان نجد و حجاز بولانی پر جدہ پہنچ گئے ہیں۔ سلیمان شوکت بک نمائندہ جمہوریہ ترکیہ بھی اس جہاز پر تشریف لائے ہیں۔ جہاز کے پہنچنے پر ترکی نمائندہ نے امیر سعود سے ملاقات کی۔ وہ بہت تپاک سے ملے۔

— ڈیلی ہیرالڈ (لنڈن) کا سیاسی نامہ نگار حالات نجد و حجاز پر یوں روشنی ڈالتا ہے۔ کہ فتح حجاز کی بدولت ابن سعود تقریباً سارے عرب کے حکمران ہو گئے۔ برطانیہ نے ان کی اس معاملہ میں پوری مدد کی اور قوت بخشی۔ جس کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ برطانیہ کے مفاد مشرق وسطیٰ اور ہندوستانی راستہ کی حفاظت کے لئے برطانیہ کے لئے اس قدر بار اٹھانا ضروری تھا۔ مگر اب برطانوی مدبرین اسے نہایت بری نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ ابن سعود دوسری یورپین طاقتوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ حال میں ابن سعود نے فرانس کی امداد پر وہابی فوجیں بھیجی ہیں اور اس طرح سرکیشین افواج کے ساتھ ساتھ وہابی فوجیں بھی فرانس کو پوری مدد دے رہی ہیں۔ اس امداد کے معاوضہ میں فرانس نے بھی کثیر رقم دی ہے اور آئندہ کے لئے وعدے لئے ہیں۔ نیز مزید امداد کے لئے بھی گفتگو پیش ہے۔ خیال یہ ہے کہ عرب کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی رقیبانہ چالوں میں ترقی ہوگی اور ابن سعود اس کی طرف ہوگا جس کی بولی بڑی ہوگی اور جس سے زیادہ ملنے کی امید ہوگی۔

— لنڈن ۴ نومبر۔ سٹیگ لین کے ہوائی جہاز اسٹیشن میں اس جہاز کی آزمائش کی گئی ہے۔ جس کے انجنوں میں چار سو گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اور جو آئندہ سال کو قاہرہ اور کراچی کے مابین پرواز کریگا۔ اس جہاز میں ۱۴ آدمی معہ سامان بیٹھ سکتے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

— ۲۸ اکتوبر کو ۱۱ بجے دن کے مسمی گیان چند اور اس کی بیوی چار بھرے ہوئے پستولوں سے کر (ایک ایک ان کی جیب میں تھا اور ایک ایک ہاتھ میں) عین بازار میں لالہ کرپا رام ساہوکار کی دوکان پر جس وقت اس کے دو نوجوان بیٹے حساب کتاب میں مصروف تھے گولی چلانی شروع کی۔ بڑا لڑکا اسی وقت مر گیا۔ اور چھوٹا لڑکا سخت مجروح ہوا۔ ازاں بعد دونوں نے لالہ موصوف کے ملازم کے مکان پر اس کے نوجوان بیٹے کو جو اس وقت کھانا کھا رہا تھا گولی کا نشانہ بنایا۔ آخر مسمی گیان چند نے اپنے گھر کے دروازے بند کر کے اپنی بیوی کو مار دیا۔ اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

— لاہور ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب سر ذوالفقار علی خان نے جو حلقہ دیہی مشرقی پنجاب کی طرف سے اسمبلی کی رکنیت کے امیدوار ہیں اپنے کاغذات نامزدگی پیش کر دیئے ہیں۔

— کالی چرن شرما کی کتاب "وچتر جیون" کو جس کی اشاعت کو حکومت آخر اکتوبر ۱۹۲۶ء میں ممنوع قرار دے چکی ہے "پریم پستکالہ لائبریری" نے دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ اور وہ آگرہ میں تقسیم کی جا رہی ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے۔ کہ اس میں کچھ تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ اور اس کا نیا نام "پریم سرن" رکھا گیا ہے۔

— دہلی ۴ نومبر۔ آج سہ پہر کو گورنمنٹ پرنٹنگ پریس دہلی میں ایک خوفناک حادثہ ہو گیا۔ دو کمپازیٹر ہلاک اور ۵ مجروح ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پتھر کے فرش پر مٹی کی دیوار تعمیر کی گئی تھی۔ جو یکایک گر پڑی۔

— بدایوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت موتی لال نہرو نے اس نقصان عظیم کا ذکر کیا۔ جو مالوی جی نے دہلی میں کانگریسی امیدوار کی مخالفت کر کے ملک کو پہنچایا ہے۔ دہلی میں مشترکہ حلقہ انتخاب اور مشترکہ نیابت کا طریقہ جاری ہے۔ گذشتہ اسمبلی میں دہلی کی طرف سے ایک ہندو نمائندہ تھا۔ اس مرتبہ کانگریس نے ارادتاً ایک مسلمان امیدوار کو اپنی طرف سے نامزد کیا۔ تاکہ ان لوگوں کو دندان شکن جواب مل جائے جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مشترکہ حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کی نمائندگی نہیں ہو سکے گی۔ کانگریسی امیدوار کو شکست دینے کے لئے زبردست فرقہ وارانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا۔ اور اس طرح قومیت و حب الوطنی کو دار پر چڑھا دیا گیا۔

— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانان دہلی نے حکومت ہند سے اس قسم کی درخواست کی ہے۔ کہ انہیں اس صوبہ میں بھی جداگانہ حق نیابت دیا جائے۔ کیونکہ ساڑھے چار ہزار ہندو رائے دہندگان کے مقابلہ میں ڈیڑھ ہزار مسلمان رائے دہندگان جمعیت اقلیت میں کسی طرح اپنی نمائندگی نہیں کر سکتے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آئندہ کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے موقع پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میں واپسی ٹکٹ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء تک ۱۰۰ میل سے زائد سفر کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ جو ۴ جنوری ۱۹۲۷ء تک کارآمد ہونگے۔

درجہ اول و دوم — ایک طرف کا پورا کرایہ۔ اور دوسری طرف کا ایک تہائی ہوگا۔

ڈیوڑھا درجہ — ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف ہوگا سوائے کالکا شملہ سیکشن کے جس پر ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی لیا جائیگا۔

موٹر کاروں کیلئے ٹکٹ واپسی

۲۴ لغایت ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء واپسی ٹکٹ مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر کاروں کے لئے تا میعاد ۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء ڈیوڑھے کرایہ پر بشرطیکہ سفر یکطرفہ ۱۰۰ میل سے زائد ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تا لاہور دہلی کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور جاری کئے جاوینگے۔

دی۔ ایچ۔ بوتھ
برائے ایجنٹ

نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)